موہن راکیش اور گوپال داس نیرج کی صد سالہ پیدائش پر پروگرام منعقد

گوپال داس نیرج ایک غیر معمولی گیت نگار تھے: بالسوروپ راہی

محمد ذیشان

نئی دہلی۔ 11 مارچ: ساہتیہ اتسو کے پانچویں دن 'کانسیپٹ آف انڈیا' پر گفتگو کے ساتھ ساتھ نامور مصنف موہن راکیش اور شاعر گوپال داس نیرج کو ان کی صد سالہ پیدائش کے موقع پر یاد کیا گیا۔ موہن راکیش پیدائش صد سالہ سیمینار کے افتتاحی اجلاس کی صدارت ساہتیہ اکادمی کے صدر مادھو کوشک نے کی اور کلیدی خطبہ ہندی تھیٹر کے نامور نقاد جے دیو تنیجا نے دیا۔ ابتدائی بیان ہندی ایڈوائزری بورڈ کے کنوینر گووند مشرا نے دیا۔ اپنے استقبالیہ خطاب میں ساہتیہ اکادمی کے سکریٹری کے. سری نواس راؤ نے موہن راکیش کی شخصیت کو کثیر جہتی قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کی تحریروں کا از سر نو جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ اپنے تعارفی بیان میں گووند مشرا نے کہا کہ وہ پہلے ڈرامہ نگار ہیں جن کے ڈرامے اسٹیج کے معیار پر 100 فیصد کھرے ہیں۔ ان کی تحریر کا تصادم ان کی ذاتی زندگی کا تنازعہ بھی ہے اور اس سے معاشرے کو جانچنے کے کئی فارمولے ملتے ہیں۔ جے دیو تنیجا، جنہوں نے موہن راکیش پر وسیع کام کیا ہے، کہا کہ بطور مصنف، موہن راکیش ہندی ادب میں سب سے زیادہ بے باک مصنف ہیں۔ اس نے اپنے بارے میں سب کچھ نہایت دیانت داری اور دلیری سے لکھا اور قبول کیا۔ اپنے بارے میں پیدا ہونے والی کئی افسانوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پہلی بار انہوں نے ہندی ڈرامہ نگار کو ایک باوقار امیج دیا۔ اس نے انہیں اپنے پرانے گھر، اپنی نانی اور اپنی خانہ بدوش زندگی کے بارے میں بھی تفصیل سے بتایا۔ انہوں نے اپنی ڈائری وغیرہ میں لکھے ہوئے نامکمل ناولوں اور کہانیوں پر تفصیلی گفتگو کی، جو بعد میں کسی اور نام سے شائع ہوئے۔ اپنے صدارتی خطاب میں مادھو کوشک نے کہا کہ ہمیں ان کی شخصیت کے بجائے ان کی تحریروں کو پڑھنا اور بات کرنی چاہیے۔ اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو برقرار رکھنے کے لیے اس نے زندگی میں بھی کسی بھی بوجھ کو اپنے کندھے پر بیٹھنے نہیں دیا۔ موہن راکیش پر ڈرامائی ادب کے سیشن کی صدارت کرتے ہوئے ایم کے رینا نے کہا کہ موہن راکیش نے تھیٹر کی روح پر قبضہ کیا اور اس کی زبان بدل دی۔ انہوں نے تھیٹر کے نئے ہدایت کاروں سے اپیل کی کہ وہ اپنے ڈراموں کو محدود فریم ورک میں رکھنے کے بجائے ان پر طبع آزمائی کریں۔ آشیش ترپاٹھی نے کہا کہ وہ اپنے ڈراموں کے بارے میں ایک ڈائریکٹر کی طرح سوچتے ہیں۔ ان کے ڈراموں کی زبان اداکاروں کے لیے بہت بہتر اداکاری کے لیے نئی جہتیں کھولتی ہے۔ اجیت رائے، شمبھو گپتا اور وشمبھو سنگھ نے دیویندر راج انکور کی صدارت میں موہن راکیش کے افسانوں پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ شمبھو گپتا نے کہا کہ ان کے افسانے عام زندگی کی حقیقت کی عکاسی کرتے ہیں۔ اجیت رائے نے اپنے ڈراموں کو آج کے دور میں خواتین مخالف قرار دیا۔ انہوں نے موہن راکیش کی ذاتی زندگی کو ان کی تحریروں سے الگ کرنے کی بات بھی کی۔ وشمبھو سنگھ نے انہیں ایک مکمل مصنف سمجھا اور کہا کہ موہن راکیش ہمیشہ اقتدار کو قبول کرنے سے ڈرتے تھے اور بار بار فرار یا جلاوطنی کو خود جلاوطنی جیسے کردار تخلیق کرتے تھے اور انہیں مختلف موڑ میں پیش کرتے رہتے تھے۔ وہ فطری طور پر ایک بہترین ادیب تھے۔ دیویندر راج انکور نے اپنی شخصیت اور ادب کو ایک جیسا گھٹتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے ڈراموں میں کہانیاں سناتے ہیں اور اپنی زندگی کے حصوں کی حقیقت پسندانہ تصویر کشی کرتے ہیں۔

گوپال داس نیرج کی صد سالہ پیدائش پر 'شاعر نیرج: ایک لاجواب رومانوی فلاسفر' کے عنوان سے ایک مباحثے کی صدارت نامور گیت نگار بالسوروپ راہی نے کی اور اس میں ان کے بیٹے ملن پربھات گنجن کے علاوہ انکا سارنگی، زرینہ کوثر اور رتنوتا سنگھ نے شرکت کی۔ 'کتھا سندھی' کے تحت ہندی کے مشہور افسانہ نگار جتیندر بھاٹیہ کی کہانی کا مطالعہ بھی آج مکمل ہوا۔